20709-كيا سودي قرضہ سے خريدي گئی جائداد كا وارث بننا جائز ہے ؟

سوال

كيا مسلمان كے ليے سودي قرضے سے خريدي گئی جائداد كا وارث بننا جائز ہے ؟

پسنديدہ جواب

جس نے بھی سودي
قرض ليا اور پھر اس قرضے سے جائداد خريدي تو اس كے فوت ہونے كے بعد يہ جائداد بھی اس كے تركہ ميں شامل ہوگی اور وہ وراثت بنے گی، اور مرنے والے شخص كو سودي لين دين كرنے كی بنا پر گناہ ہوگا.

شيخ ابن عثيمين رحمہ اللہ تعالی كہتے
ہيں :

(حرام كمائی كا مال صرف كمائی كرنے
والے پر حرام ہے مثلا سود، لھذا جب سودي لين دين كرنے والا شخص فوت ہوجائے تو ورثاء كے ليے اس كا مال حلال ہے، ليكن جو اشياء بعينہ حرام ہيں مثلا شراب وغيرہ تو يہ نقل كرنے والے اور جس كی طرف منتقل ہو اس پر بھی حرام ہے، اور اسی طرح جو چيز حرام ہو اور اس ميں حرمت باقی رہے مثلا غصب اور چوري كردہ اشياء، تو اگر كسی انسان نے كوئی چيز چوري كی اور مر گيا تو وہ چيز وارثوں كے ليے حلال نہيں ہوگی اور پھر اگر اس كے مالك كا علم ہو تو وہ چيز اسے واپس كی جائے گی وگرنہ مالك كی جانب سے صدقہ كردي جائے گی) انتہی. لقاءات الباب المفتوح سے ليا گيا (304/1)

اور مستقل فتوي كميٹی نے سودي قرضہ
سے گھر بنانے والے شخص كے بارہ ميں فتوي ديا كہ اس پر توبہ واستغفار كرنا لازم ہے، ليكن عمارت منہدم كرنا لازم نہيں بلكہ رہائش وغيرہ كر كے نفع حاصل كرنا جائز ہے.
ديكھيں فتاوي اللجنۃ الدائمۃ (411/13)

واللہ اعلم .